22209- نفلی نماز گھر میں ادا کرنا افضل ہے

سوال

کیا نفلی نماز گھر میں افضل ہے یا مسجد میں، دلیل بھی ذکر کریں ؟

پسندیدہ جواب

نفلی نماز گھروں میں ادا کرنا افضل ہے، الا یہ کہ اگر وہ نماز ادا کرنے کے مسجد میں جمع ہونا مسنون ہو مثلا چاند یا سورج گرہن کی نماز، یا اس نماز کو مسجد میں ادا کرنے کی ترغیب ثابت ہو مثلا نماز جمعہ سے پہلے نفلوں کی ادائیگی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول اور فعل سے ایسا کرنا ثابت ہے، اس کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں :

1–ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اپنے گھروں میں کچھ نماز ادا کیا کرو اور انہیں قبروں نہ بناؤ"

صحیح بخاری حدیث نمبر (422) صحیح مسلم حدیث نمبر (777).

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان :

"اپنی نمازیں سے کچھ گھروں میں ادا کیا کرو اور انہیں قبریں نہ بناؤ"

اس کا معنی یہ ہے کہ : انہیں قبروں کی طرح نماز سے چھوڑا ہوا نہ بناؤ، اور اس سے مراد نفلی نماز ہے، یعنی اپنے گھروں میں نفل ادا کرو.

دیکھیں : شرح مسلم (67/6).

2–زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرہ راوی کہتے ہیں میرے خیال میں کہا کہ : چٹائی سے رمضان المبارک میں بنایا اور وہاں کچھ راتیں نماز ادا کی اور ان کی نماز سے کچھ صحابہ بھی ان کے پیچھے نماز ادا کرتے رہے، جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھنا شروع ہو گئے، اور پھر صحابہ کی جانب نکلے اور فرمایا :

"مجھے معلوم ہے جو کچھ تم کرتے رہے ہو لوگو اپنے گھروں میں نماز ادا کرو کیونکہ فرضی نماز کے علاوہ باقی نماز اس کے گھر میں افضل ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (698) صحیح مسلم حدیث نمبر (781).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اس سے ظاہر یہ ہوتا کہ یہ سب نوافل کو شامل ہے؛ کیونکہ مکتوبہ سے فرضی نماز مراد ہے، لیکن یہ اس پر محمول ہوگی جس میں جماعت مشروع نہیں، اور اسی طرح جو مسجد کے ساتھ خاص نہیں، مثلا تحیۃ کی دو رکعت ہمارے بعض آئمہ نے ایسے ہی کہا ہے.

دیکھیں: فتح الباری (215/2).

3- عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نفلی نماز کے متعلق دریافت کیا تو وہ فرمانے لگیں:

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے قبل میرے گھر میں چار رکعت ادا کرتے اور پھر جا کر لوگوں کو نماز پڑھاتے، اور پھر آکر دو رکعت ادا کرتے، اور لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھا کر آتے اور دو رکعت ادا کرتے، اور لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھا کر میرے گھر آتے تو دو رکعت ادا کرتے، اور رات کو نو رکعت ادا کرتے ان میں وتر بھی شامل ہوتے تھے، اور وہ رات کو بہت لمبی نماز کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر ادا کرتے، جب کھڑے ہو کر قرآت کرتے تو سجدہ اور رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے اور جب بیٹھ کر قرآت کرتے تو رکوع اور سجدہ بھی بیٹھ کر ہی کرتے، اور جب فجر طلوع ہو جاتی تو رکعت ادا کرتے تھے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (730) اور اسی طرح کی حدیث صحیحین میں بھی ہے.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی اس حدیث کی شرح میں کہتے ہیں:

اس میں سنن مؤکدہ گھر میں ادا کرنے کا استحباب پایا جاتا ہے، جیسا کہ اس کے علاوہ بھی مستحب ہیں، اور ہمارے ہاں اس میں کوئی اختلاف نہیں اور جمہور علماء کرام کا بھی یہی کہنا ہے، ہمارے اور ان کے ہاں برابر ہے کہ چاہے وہ سنن مؤکدہ دن کے فرضوں کی ہوں یا رات کے فرضوں کی.

دیکھیں: شرح مسلم للنووی (9/6).

4- جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم میں سے جب کوئی اپنی مسجد میں نماز ادا کرے تو وہ اپنے گھر کے لیے اپنی نماز میں سے گھر کے لیے بھی کچھ حصہ رکھے، کیونکہ اللہ تعالی نے اس کے گھر میں نماز کو بہتر بنایا ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (778).

مناوی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

"جب تم میں سے کوئی اپنی مسجد میں نماز ادا کرے"

یعنی: اس نے فرض جماعت والی جگہ میں ادا کیے اور مسجد کو اس لیے خاص کیا ہے کہ غالب طور پر وہاں ہی ادا کیے جاتے ہیں.

"تو وہ اپنے گھر کے لیے" یعنی جہاں وہ رہائش پذیر ہے.

"کچھ حصہ" یعنی حصہ.

"اپنی نماز میں سے" یعنی: فرض مسجد میں ادا کرے اور نفل گھر میں تاکہ گھر اور اہل و عیال میں برکت ہو، جیسا کہ فرمایا:

"کیونکہ اللہ تعالی اس کے گھر میں اس کی نماز بنانے والا ہے" یعنی اس سبب اور اس کی وجہ سے.

"بہتر" یعنی کثیر اور عظیم اجر کا باعث، گھر کو اللہ تعالی کے ذکر اور اس کی اطاعت کے ساتھ معمور کرنے اور فرشتوں کے حاضر ہو کر خوشخبری دینے کی بنا پر، اور اس کے اہل و عیال کو جو اجر و ثواب اور برکت حاصل ہو گی اس کی بنا پر.

اور اس میں یہ بھی ہے کہ:

نفلی نماز گھر میں ادا کرنا مسجد میں ادا کرنے سے بہتر ہے، چاہے وہ مسجد الحرام ہی کیوں نہ ہو....

دیکھیں: فیض القدیر (418/1).

اس کے دلائل بہت زیادہ ہیں، لہذا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنن مؤکدہ اور قیام اللیل اور چاشت کی نماز یہ سب گھر میں ہی ادا ہوتی تھیں، اختصار کرتے ہوئے ہم نے ان دلائل کو ترک کیا ہے، اور اوپر جو کچھ بیان ہوا ہے وہی کافی ہے، اور بعض علماء کرام نے اس کی حکمت بھی ذکر کی ہیں:

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

نفلی نماز گھر میں افضل ہے.... اور اس لیے بھی کہ گھر میں نماز ادا کرنا اخلاص کے زیادہ قریب ہے، اور ریاء کاری اور دکھلاوے سے دور، اور یہ سری عمل میں سے ہو گا، اور مسجد میں ادائیگی علانیہ ہے اور سری عمل کرنا افضل ہے.

دیکھیں: المغنی لابن قدامہ (442/1).

اور اس میں بھولے ہوئے کے لیے یاددہانی بھی ہے، اور گھر والوں یا دیکھنے والے جاہل کے لیے تعلیم بھی.

چاند یا سورج گرہن کی نماز مسجد میں ادا کرنے کے دلائل:

5- ابو بکرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے تو سورج گرہن ہو گیا چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر کھینچتے ہوئے اٹھے حتی کہ مسجد میں داخل ہوئے اور ہم بھی داخل ہوئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعت پڑھائیں حتی کہ سورج صاف شفاف ہو گیا.

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ نے فرمایا:

"یقینا سورج اور چاند کسی کی موت یا کسی کے پیدا ہونے کی بنا پر گرہن زدہ نہیں ہوتے، جب تم انہیں اس حالت میں دیکھو تو نماز پڑھو اور دعاء کرو حتی کہ تم اس حالت سے نکل جاؤ"

صحیح بخاری حدیث نمبر (993).

نماز جمعہ سے قبل نفلی نماز مسجد میں ادا کرنے کی دلیل:

6- سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے جمعہ کے روز حسب استطاعت طہارت و پاکیزگی اختیار کی اور پھر تیل لگایا یا خوشبو لگائی اور پھر (مسجد) گیا اور دو اشخاص کے مابین علیحدگی نہ کی اور جتنی اسکے مقدر میں تھی اس نے نماز ادا کی اور جب امام نکلا تو اس نے خاموشی اختیار کرلی، تو اس کے اس جمعہ سے لیکر آئندہ جمعہ تک کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (868).

واللہ اعلم.